© rasailojaraid.com

مطبوعات

دخل در معقولات : از ارشد میر (مرحوم)۔ ناشر ادارۂ فروغ اردو' لاہور۔ صفحات ۱۷۶۔ قیمت ۵۰ روپے۔

پہلے فلیپ پر شفیق الرحمٰن اور اشفاق احمد کے زمردیں الفاظ' آخری فلیپ پر ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور مشفق خواجہ کے یاقوت پاروں سے مرتب جملے۔ مولف کے اپنے صفحات کے علاوہ سید ضمیر جعفری کا "حرفے چند"۔

بہرحال پہلے ہم ایک راسخ عرفانی مرحوم نعت نگار ہی کو جانتے تھے کہ گوجرانوالہ یہی ہے۔ اب پتا چلا کہ مرحوم کے بعد (اور زندگی میں بھی) ایک صاحبِ "دخل در معقولات" بھی موجود تھے۔ اور اب وہی گوجرانوالہ کی شناخت رہ گئے تھے۔ (افسوس کہ یہ تبصرہ آتے آتے وہ بھی رخصت ہو گئے)۔

ان کی کتاب طنز و مزاح پر مشتمل ہے اور اس قتل و اغوا اور ڈاکوں کے دور میں ارشد میر انسانی عزم و ہمت کو اکسانے کے لیے خندہ و تبسم کے سامان لے کر آئے ہیں اور یہ ایسا جادوئی سامان ہے کہ عین چتا پر بیٹھا ہوا انسان بھی شعلوں کی آنچ بھول کر ہنسنے لگتا ہے اور اگر اللہ کی طرف سے آئی ہو تو ہنستے ہنستے ہی اس کا کام تمام ہو جاتا ہے۔ ہم سب کام تمام ہو جانے ہی کے انتظار میں ہیں۔ اس میں آخر ارشد میر کا کیا قصور' وہ ایسے معقولات میں دخل نہیں دیتے۔

کتاب کو میں نے ایک مرتبہ تو بوقتِ ورود پڑھا' اور اب پھر یاد تازہ کرنے کے لیے اس کے مضامین پر نظر ڈالی۔

مختصراً یہ کہتا ہوں کہ نہایت سادہ معاملات اور معمولی اشیا سے طنز و مزاح کے ایسے پھول کھلائے گئے ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی کانٹا نہیں ہے۔ بس رنگ ہی رنگ اور نکہت ہی نکہت ہے۔ آدم بگاڑ تہذیب نے اس دور میں جو کوڑھ اور طاعون پھیلا دیے ہیں' ان سے بچاؤ کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارشد میر صاحب کا نسخہ بہت کارگر ہے۔ آنسوؤں اور کراہوں اور آہوں کے مریضوں کے ہسپتال میں ان کی خدمات کی بڑی ضرورت ہے۔ (ن - ص)

اقامتہ الصلوٰۃ از ڈاکٹر خالد علوی۔ ناشر: انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز برمنگھم (برطانیہ)۔
پاکستان میں ملنے کا پتا: ادارہ ادب اسلامی' وحدت روڈ' لاہور۔ قیمت درج نہیں۔ صفحات ۲۱۰۔

ڈاکٹر خالد علوی پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات سے وابستہ رہے ہیں۔ ان دنوں برطانیہ میں مقیم ہیں۔ سیرتِ پاکؐ پر ان کی کتاب "انسانِ کامل" ایک مقام رکھتی ہے۔ مزید دس بارہ دینی و علمی موضوعات پر وہ اپنے رشحاتِ قلم پیش کر چکے ہیں۔

نماز کے موضوع پر کئی کتابیں شائع ہوئیں اور نظر سے گزریں۔ اچھے اچھے علما نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے لکھا' لیکن ڈاکٹر خالد علوی نے اس بات کا خاص اہتمام کیا ہے کہ جس نماز میں خدا اور رسولؐ نے وحدت واخوت قائم کرنے کی صفت رکھی تھی اسے موجودہ دور کے فقہی تفرقہ پردازوں نے مذہبی تصادموں اور مساجد میں ہنگامہ آرائی کا ذریعہ بنا دیا' اسے وہ کسی خاص گروہ کے مسلک کے تحت نہیں بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس طرح پیش کریں گے کہ اہلسنّت کے تمام مکاتبِ فکر کو پیشِ نظر رکھ کر سب کے لیے قابلِ قبول انداز سے رقم کریں گے۔ پھر اس میں اس بات کا بھی پورا لحاظ رکھا کہ ہر بات حوالوں کے ساتھ پیش کریں گے۔

نماز کی رہنمائی کے لیے جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بالعموم ان کی ترتیب فقہی تقاضوں کے مطابق ہے۔ حالانکہ اس دور میں دعوتی ضروریات کے لیے ایک نئی ترتیب کی ضرورت ہے۔ یعنی پورے سلسلہ دین میں نماز کی حیثیت دوسری عبادات سے اس کا تعلق' نماز کے روحانی و اخلاقی اوصاف' پھر نماز کے اندر پڑھے جانے والے الفاظ کے مفہوم کے ساتھ مختلف ارکان و حرکات کی حکیمانہ معنویت' اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لیے بعض متعلقہ مسائل' تعدیلِ ارکان' رکوع' سجود اور قعدہ و قیام کی مطلوبہ شکل' اور ضرورت ہو تو رائج العام ادعو بعد دلیل غلطیوں کی نشاندہی۔ نماز کے دوران میں ایک ہی عمل کے متعلق سنت سے ثابت ہونے والے مختلف مسائل کو (اگر فی نفسہٖ کسی کی تنسیخ عمل میں نہ آئی ہو) شریعت کے توسع پسندانہ مزاج کی دلیل سمجھا جائے۔ طہارت کا باب سب سے آخر میں رکھا جائے۔ تاکہ کسی غیر مسلم یا اسلام نا آشنا مسلم نوجوانوں کو اصل موضوع سے قبل چھوٹے چھوٹے مسائل میں الجھن نہ پیش آئے۔ ڈاکٹر صاحب ایسا کرتے تو اچھا تھا۔ مگر یہ صرف میری ذاتی رائے ہے۔ اصرار نہیں۔ (ن - ص)

© rasailojaraid.com